

رہ سکتے ہیں اور اسے نباہ تک پہنچا سکتے ہیں۔

۸۔ **شرح :** اے قیدی دل، جو زلف کے پھندے میں بری طرح جکڑا ہوا ہے، آرام و اطمینان سے بیٹھا رہ، بیتابی اور بقراری سے کیا ہاتھ آئے گا تو اس پھندے سے آزادی کی کوشش کئی مرتبہ کر چکا ہے، لیکن تجھے رہائی نہیں ملی۔ کیا پھر اس خم بہ خم زلف کی قوتِ گرفت آزمانا چاہتا ہے، جو بار بار آزما کر ناکام رہ چکا ہے؟

۹۔ **شرح :** بجنوری مرحوم نے لکھا ہے :

”قدرت نے قریب قریب جملہ مہلک سمیات کو تلخ بنایا ہے۔ ہندوستان میں جو زہر زیادہ تر خود کشی کے لیے مستعمل ہیں، وہ تیلیا، سنکھیا، دھتورا، افیون اور کچلا ہیں۔ یہ سب تلخ ہیں۔ اس لیے سب سے پہلی مشکل ان کا مُنہ تک لے جانا ہے۔ زہر کا فعل معدے کے فعل پر منحصر ہے اور دیر طلب ہے۔ چنانچہ دورانِ سر، بردِ اطراف، امتلا، لسیان، جریانِ خون، پیاس، ضیق النفس اور القباض و تشنج، جو موت کی علامتیں ہیں، اس وقت تک شروع نہیں ہوتیں کہ زہر سہرایت نہ کر جائے۔ مرزا نے غم اور رنج کے اثر کا مقابلہ زہر سے خوب کیا۔ آغاز میں غم صرف تلخ معلوم ہوتا ہے۔ لیکن انجام کار فتنہ رفتہ گھلا کر مار دیتا ہے۔“

زہر غم رگوں اور شریاٹوں میں اترے گا تو دیکھنا چاہیے کہ اس کا اثر کیا ہوگا۔ ابھی تو صرف مُنہ اور حلق کی کڑواہٹ کا معاملہ درپیش ہے۔ ابھی تو یہ دیکھا جا رہا ہے کہ اس تلخ چیز کو کون کون کھانے کی ہمت رکھتا ہے۔

۱۰۔ چرخِ کہن کی آزمائش سے مراد چرخِ کہن کی طرف سے آزمائش ہے۔

شرح : کیا وہ میرے گھر آئیں گے؟ بھلا یہ ممکن بھی ہے؟ مانا کہ

انھوں نے وعدہ کر لیا، مگر اسے پورا کرنے کا خیال کب رکھا؟ اے غالب!